السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نہج البلاغہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک قول منسوب ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"اَلْمَرْأَةُ شَرٌّ كُلُّهَا"

"یعنی عورت سراپا شر ہے"

اسلامی نقطہء نظر سے یہ قول کس حد تک درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے میں دو باتیں واضح طور پر بتانا چاہوں گا ۔

1 ۔ پہلی بات یہ ہے کہ کسی بھی مسئلے میں صرف قرآن اور حدیث ہی ایسے دو مراجع ہیں ، جو اسلامی نقطہ نظر کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور کی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور رد بھی ۔

2 ۔ محققین کے نزدیک نہج البلاغہ میں بہت سارے اقوال ایسے ہیں ، جن کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف انتساب صحیح نہیں ہے ۔ ایک ہوش مند قاری اس بات کو محسوس کرسکتا ہے کہ یہ باتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عالم دین کی نہیں ہوسکتیں ۔

اسلامی قاعدے کے مطابق کسی قول کو اس کے قائل کی طرف منسوب کرنے کے لیے معتبر سند کی ضرورت ہوتی ہے ۔ معتبر سند کے بغیر کسی قول میں کوئی وزن نہیں ہوتا ۔ آپ ذرا مجھے بتائیں کہ نہج البلاغہ میں ایسی کسی معتبر سند کا تذکرہ کہاں ہے ؟ اگر کسی معتبر سند سے بھی یہ قول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہو تو بھی پہلی فرصت میں اس قول کو رد کیا جاسکتا ہے کیوں کہ یہ قول واضح طور پر قرآن وسنت اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح کی بات کیسے کہہ سکتے ہیں اس لیے کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جانتے تھے کہ قرآن نے اصل خلقت میں اور مکلف ہونے میں عورت اور مرد دونوں کو مساوی قرار دیا ہے ۔ حتیٰ کہ جزا وسزا میں بھی دونوں یکساں ہیں ۔

قرآن کا ارشاد ہے :

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗۚ 1 ... سورة النساء

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑ بنایا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیے"

اور قرآن کہتا ہے :

فَٱسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٖ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوۡ أُنثَىٰۖ بَعۡضُكُم مِّنۢ بَعۡضٖۖ ١٩٥ ... سورة آل عمران

"جواب میں ان کے رب نے فرمایا میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو ایک نعمت سے تعبیر کیا ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

"الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ"

"دنیا ایک متاع ہے ۔ اس دنیا کی بہترین متاع صالح عورت ہے"

"اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں جسے عطا ہوئیں اسے دنیا کی تمام نعمتیں عطا ہوئیں ۔ ان میں سے ایک نعمت صالح عورت ہے ۔ (1)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں :

"حبب إلی من دنیاکم النساء والطیب"

"تمہاری دنیا میں سے مجھے عورت اور خوش بو محبوب ہے "

ان کے علاوہ متعدد احادیث ہیں، جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صالح عورت کو نعمت قرار دیا ہے ۔ قرآن میں عورت کی تخلیق کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اسے مرد کے لیے باعث سکون بنایا گیا ہے ۔ (2) ۔ اگر عورت سراپا شر ہوتی تو وہ دنیا کی عظیم نعمت کیسے ہوتی اور مردوں کے لیے باعث سکون کیونکر قرار پاتی ؟

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن وحدیث کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ عورت سراپا شر ہے ۔ اگر انہوں نے یہ بات کہی تو ان کا اپنی زوجہ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کیا خیال ہے ۔ جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی ۔ کیا ان کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ وہ سراپا شر ہیں ؟

عورت کی فطرت مرد کی فطرت سے بہت مختلف نہیں ہے ۔ جس طرح مرد نیکی اور بدی دونوں کے مرتکب ہوتے ہیں، اسی طرح عورتیں بھی نیک اور بد دونوں طرح کی ہوتی ہیں ۔ البتہ ایک حدیث ہے جس میں عورتوں کے فتنے سے خبر دار کیا گیا ہے ۔ حدیث ہے :

"ما تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ" (بخاری)

"میرے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں رہ جائے گا جو مردوں کے لیے خطرناک ہو، عورتوں سے بڑھ کر ۔ "

اس حدیث میں عورتوں کے فتنے سے خبر دار کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں سراپا شر ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں میں ایسی کشش اور جاذبیت ہوتی ہے کہ اس بات کا بڑا خدشہ ہوتا ہے کہ مرد ان میں الجھ کر خدا اور آخرت کو فراموش کر بیٹھیں ۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مال ودولت اور اولاد کے فتنے سے بھی خبر دار کیا ہے :

إِنَّمَا أَمْوَٰلُكُمْ وَأَوْلَٰدُكُمْ فِتْنَةٌ... ١٥ ... سورة التغابن

"تمہارے مال اور اولاد تو ایک آزمائش ہیں "

لیکن اس کے باوجود کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مال ودولت اور اولاد سراپا شر ہیں ۔ اس کے برعکس قرآن نے مال ودولت کو "خیر" سے تعبیر کیا ہے اور اولاد کو نعمت قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ دونوں چیزیں فتنہ بھی ہیں کہ ان میں انسان کو مشغول کر کے خدا سے غافل کرنے کی پوری صلاحیت ہوتی ہے ۔ یہی حال عورت کا ہے کہ نعمت ہونے کے باوجود وہ فتنہ بھی ہے ۔

مسلم عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چالوں کو سمجھیں اور ان چیزوں سے دور رہیں جو ترقی اور آزادی کے نام پر ان کی عزت وآبرو کو تباہ وبرباد کر سکتی ہیں ۔ ان کے لیے فلاح اور کامیابی اس میں ہے کہ خدا کے مقرر کردہ حدود کے اندر پوری آزادی کے ساتھ زندگی بسر کریں جس طرح قرون اولیٰ کی صالح عورتیں بسر کرتی تھیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد : 1، صفحہ : 226

محدث فتویٰ